# ترجمہ قصیدہ مقصورہ

(۳)

پروفیسر ٹی ایس طاہر علی

(۸۳) یدیرہا علیطین فی ملمومۃ      الی لموحین بالحاظ اللآئ ی

جو دو کانوں کو کھوپڑی میں اپنی نیل گائے جیسی آنکھوں تک گھماتا رہتا ہے۔

(۸۴) مداخل الخلق رحیبُ شجرہ      مخلولق الصہوۃ ممسود وای

جس کا اندام مضبوط ہے۔ منہ فراخ ہے۔ پیٹھ صاف ہے۔ سرین موٹی ہے۔

(۸۵) لا مکک یشینہ ولا فسجا      ولا دخیس واھنٌ ولا شطا

جس کے گھٹنوں میں کوئی عیب نہیں ہے اور نہ پاؤں میں کوئی عیب ہے۔ جس کے سموں پر اور ہڈی پر گوشت چڑھا ہوا نہیں ہے۔

(۸۶) یجرھی فتکبو الریح فی غایاتہ      حسری تلوذ بجراثیم السحا

جب وہ دوڑتا ہے تو آس پاس کی ہوا گلائیں مارتی ہوئی سما کی جھاڑیوں کی غبار اڑاتی میں

(۸۷) لو اعتسفت الارض فوق متنہ      یجو بہا ما خفت ان یشکو الوجی

اگر تیرا ارادہ اس پر سوار ہو کر ساری روئے زمین کے سفر کرنے کا ہو تو یقیناً تو کامیاب رہے گا۔ اور اس سے کسی قسم کی شکایت نہیں سنے گا۔

(۸۸) تنلنہ وھو یری محتجبا      عن العیون ان دأی او ان ردی

چاہے وہ دلکی چال چلے یا سرپٹ بھاگے دیکھتے دیکھتے وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

(۸۹) اذا اجتھدت نظرا فی اثرہ      قلتَ سناً اومض او برقٌ خفا

اسکے بھاگنے میں نظر کام نہیں کرتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روشنی تھی جو چمک اٹھی یا کوئی بجلی تھی جو کوند گئی

(۹۰) کانما الجوزاء فی ارساغہ    والنجم فی جبہتہ إذا بدا

یا اس کی ٹانگوں میں برج جوزا نمودار ہوا اور اس کی پیشانی پر ثریا چمکا

(۹۱) ھما عتادی الکافیان فقد من    اعدرتہ فلینا عنی من نأی

جن پر میرا تکیہ تھا اگر وہ ہوا دینے لگتے ہیں تو مجھے پرواہ نہیں۔ یہ دونوں ساتھی میرے لئے بس ہیں۔

(۹۲) فان سمعت برحی منصوبۃ    للحرب فاعلم اننی قطب الرحی

اگر کبھی جنگ چھڑنے کی خبر ملے تو سمجھ لینا کہ ہم مرد میدان ہیں۔

(۹۳) وان رأیت نار حرب تلتظی    فاعلم بانی مسعر ذاک اللظی

اور جنگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے نظر آئیں تو سمجھ لینا کہ ہم نے پہل کی ہے۔

(۹۴) خیر النفوس السائلات جہرۃ    علی ظبات المرھفات والقنا

ان جانوں کا کیا کہنا جو نیزہ و شمشیر کے سایہ میں پلی ہیں اور ان ہی کے نذر ہو جاتی ہیں

(۹۵) ان العراق لم افارق اھلہ    عن شنأن صدنی ولا قلی

میں نے عراق کو اور اہل عراق کو دشمنی کی وجہ سے یا خفگی کی بناء پر نہیں چھوڑا

(۹۶) ولا اطبی عینی مذ فارقتھم    شیئ یروق العین من ھذا الوری

اور جب سے میں نے ان کو چھوڑا ہے دنیا کی کوئی چیز میری نظروں میں نہیں سمائی۔

(۹۷) ھم الشناخیب المنیفات الذی    والناس ادحال سواھم وھوی

اہل عراق کی مثال بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں کی سی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں دوسرے لوگ تنگ گڑھوں کے مانند ہیں۔

(۹۸) ھم البحور زاخر آذیھا    والناس ضحضاح ثعاب واضی

وہ موجیں مارتا ہوا سمندر ہیں اور ان کے اغیار چھوٹے چھوٹے تالاب اور حوض ہیں۔

(۹۹) ان کنت ابصرت لھم من بعدھم    مثلا فاغضیت علی وخز السفا

ان جیسا اگر میں نے کسی کو پایا ہو تو میری آنکھوں میں کانٹا کھٹکے

(۱۰۰) حاشا الأمیرین اللذین اوفدا    علی ظلا من نعیم قد ضفا

سوائے ان دو امیروں کے جنہوں نے مجھے اپنے سایۂ عاطفت میں لے کر نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔

۱۰۱) هما اللذان اثبتا لي أملاً　　قد وقف الياس به على شفا

ب ناامیدی چھائی ہوئی تھی تب ان دونوں نے میری دلی تمناؤں کو پوری کیں

۱۰۲) تلافيا العيش الذي رنقه　　صرف الزمان فاستساغ وصفا

دونوں نے میری زندگی کو سنوارا جو گردش روزگار سے مکدر ہو چکی تھی۔

۱۰۳) واجريا ماء الحيا لي رغدا　　فاهتز غصني بعد ما كان ذوى

ری مثال ایک سوکھی ڈالی کی تھی جسے ان دونوں نے اپنی نوازشوں سے سینچا اور وہ ہری بھری ہو گئی

۱۰۴) هما اللذان سموا بناظري　　من بعد اغضائي على لذع القذى

ں ہی کے طفیل میں میری آنکھیں اونچی ہونے لگیں حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں جلن

وجہ سے نہ کھلتی تھیں۔

۱۰۵) هما اللذان عمرا لي جانبا　　من الرجاء كان قدماً قد عفا

ہوں نے میری امید کی دنیا بسائی جو پہلے ویران ہو چکی تھی۔

۱۰۶) وقلداني منة لو قرنت　　بشكر اهل الارض عني ما وفى

ہوں نے مجھ پر وہ احسانات کئے ہیں کہ اگر ساری دنیا مل کر ان کا شکریہ ادا کرے تب بھی نہ ہو سکے

۱۰۷) بالعشر من معشارها وكان كالـ　　حسوة في آذي بحر قد طمى

ن کے احسانات کے سوویں حصہ کا حق بھی ادا نہ ہوگا بلکہ وہ بحر ذخار میں ایک بوند پانی

ے برابر ہوگا۔

۱۰۸) ان ابن ميكال الامير انتاشني　　من بعد ما قد كنت كالشئ اللقى

بے شک ابن میکال نے میرا ہاتھ پکڑا حالانکہ میں ناکارہ ہو چکا تھا۔

۱۰۹) ومد ضبعي ابو العباس من　　بعد انقباض الذرع والباع الورى

ابوالعباس نے میری کوتاہ دستی اور کم مائیگی کے باوجود میرے بازو کو تھاما۔

۱۱۰) ذاك الذي ما زال يسمو للعلى　　بفعله حتى علا فوق العلى

شکر کرے ابوالعباس اپنے کارناموں سے جاہ و منزلت حاصل کرے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھے

۱۱۱) لو كان يرقى احدٌ بجوده　　ومجده الى السماء لارتقى

اگر جود و سخا کی بنا پر کسی کو بھی شہرۂ آفاق ہونا نصیب ہو سکتا ہے تو اسے ہے۔

(۱۱۲) ما إن أتى بجوده الا معتقب علی اداری علمه الا ارتوی

کوئی پیاسا پیاس کی گرمی لے کر اسکے دسخاوت کے، سمندر پہ پہنچے تو ضرور سیراب ہو کر لوٹے گا۔

(۱۱۳) نفسي الفداء لاميري ومن تحت السماء لاميريّ الفدا

ان دونوں پر میں اپنے جان و مال سے قربان جاؤں۔

(۱۱۴) لا زال شكري لهما مواصلا لفظي او يعتاقني صرف المنى

میں ان کا شکریہ ادا کرتا رہوں گا جب تک میرے جسم میں جان ہے۔

(۱۱۵) إن الأُلى فارقت من غير قلى مازاغ قلبي عنهم وما هفا

بے شک میں نے اہل عراق کو بغیر کسی نفرت یا عداوت کے چھوڑا ہے۔ میرا دل اب بھی ان سے لگا ہوا ہے۔ اور میں انہیں نہیں بھولا ہوں۔

(۱۱۶) لكنّ لي عزماً اذا امتطيته لمبهم الخطب فآه فانفأى

لیکن میرا پختہ ارادہ ہے کہ جب کبھی میں کسی مشکل کام کرنے کی ٹھان لیتا ہوں تو وہ مشکل خود بخود آسان ہوتی جاتی ہے۔

(۱۱۷) ولو اشاء ضمّ قطريه القبا علي في ظلّي نعيم وغنى

اگر میں چاہتا تو آغاز عمر سے انجام عمر تک ناز و نعم میں زندگی گذارتا۔

(۱۱۸) ولاعتنقني غادة وهنانة تضنيني وفي ترشافها برء الضنى

اور نازک اندام حسینہ کا گھائل رہتا جس کے لبوں میں شفا ہے۔

(۱۱۹) تفري بسيف لحظها ان نظرت نظرة عضبي منك اثناء الحشا

اور جو طیش میں آکر اگر تیری طرف دیکھے تو اسکی نگہ کا تیر تیرے جگر کے آرپار نکل آئے

(۱۲۰) في خدها روض من الورد على النسرين بالألحاظ منها يجتنى

اور جس کے رخسار دیکھنے میں ایسے دلکش معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ نسرین دنسترن کی کیاری میں ایک گلاب کا پھول کھلا ہوا ہو۔

(۱۲۱) لوناجت الاعصم لا نحط لهــا طوع القیاد من شماریخ الذری

جو پہاڑی بکری (جس کی آنکھیں سرمگیں ہوتی ہیں اور جس کے پاؤں پر سفیدی ہوتی ہے) سے کچھ کہنا چاہے تو پہاڑی بکری بھی خوشی سے اپنے بسیرے کو چھوڑ کر چلی آئے۔

(۱۲۲) او صابت القانت فی مخلولق مستصعب المسلک وعر المرتقی

اور اگر کوہ ہمالہ کی چوٹیوں پر ساوھو لگانے والے سادھوؤں کو اپنا شکار بنانا چاہے۔

(۱۲۳) ألهاه عن تسبیحه ودینه تأنیسـها حتی تراه قد صبا

تو وہ بھی اپنی تپسیا کو بھول جائے اور مریض عشق ہو جائے۔

(۱۲۴) کانّما الصهباء مقطوبٌ بها ماء جنی وردٍ اذا اللیل عسا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بوقت شب ان رخساروں میں ایک معطر شراب بھری پڑی ہے

(۱۲۵) یمتاحه راشف برد ریقها بین بیاض الظلم منها واللمی

وہ شراب اسکے لعاب دہن میں میسر ہے جو دو دندان اور لب لعل سے سربمہر ہے۔

(۱۲۶) سقی العقیق فالحزیز فالملا إلی النحیت فالقریات الدّنا

یہ وہ شراب ہے جو عقیق، حسنیزؔ، ملا۔ نحیت اور دوسری چھوٹی چھوٹی بستیوں کی آبیاری کرتی ہے۔

(۱۲۷) فالمربد الأعلی الذی تلقی به مصارع الأسد بالحاظ المها

اس شراب نے مربد اعلیٰ کو بھی نہ چھوڑا جہاں بڑے بڑے سورما چشم آہو سے گھائل ہو کر چت ہو گئے ہیں۔

(۱۲۸) محل کل مقرم سمت به مآثر الاباء فی فرع العلی

جہاں ایسے ایسے سورما ہو چکے ہیں جن کے کارنامے اباً عن جدٍّ شہرۂ آفاق ہیں

(۱۲۹) من الاُلی جوهرهم اذا اعتزوا من جوهر منه النبی المصطفیٰ

ان سورماؤں کا خاندان اگر دیکھا جائے تو آنحضرت صلعم سے جا ملتا ہے۔

(۱۳۰) صلّی علیه الله ما جنّ الدّجی وما جرت فی فلک شمس الضحیٰ

جب تک کہ دن کے بعد رات آتی رہے اور جب تک آفتاب افق پر تاباں رہے۔ اللہ جل شانہ آنحضرت

محمد المصطفیٰ پر درود بھیجتا ہے۔

(۱۳۱) جون اعارتہ الجنوب جانبا    منہا وواصت صوبہ یدُ الصبا

اور جب تک جنوبی ہوا بادل کو چلاتی رہے اور باد صبا اس کو برساتی رہے

(۱۳۲) فأی یمانیاً فلما انتشرت    احضانہ وامتد کسراہ غطا

جو سمت یمن سے اٹھے اور اپنے دامن کو پھیلا کر اندھیرا کر دے

(۱۳۳) فجلل الافق فکل جانب    منہا کأن من قطرہ المزن حبا

اور چاروں طرف گھنگھور گھٹا ئیں چھا جائیں اور ایسا معلوم ہو کہ چاروں طرف پانی ٹپک رہا ہے

(۱۳۴) وطبق الارض فکل بقعة    منہا تقول الغیث فی ماتاثوی

اور زمین کو ایسا گھیر لے کہ یہ معلوم ہو کہ ہر خطہ میں بارش ہو رہی ہے۔

(۱۳۵) اذا خبت بروقہ عنت لہا    ریح الصبا تشب منہا ماخبا

جب بجلیوں کا کوندنا بند ہو جائے تو پھر باد صبا دوسرے بادلوں کو لا کر بجلیاں گرانا شروع کر دے۔

(۱۳۶) وان ونت رعودہ حدا بہا    راعی الجنوب فحدت کما حدا

اور اگر گرج چمک کم ہو جائے تو جنوبی ہوا اپنا کام شروع کر دے۔ اور وہی آواز پیدا کرے جو ہونی چاہیئے۔

(۱۳۷) کأن فی احضانہ وبرکہ    برکاً تداعی بین سجر ودجی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان بادلوں میں اونٹوں اور اونٹنیوں کا ایک ریوڑ ہے جو باری باری سے بلبلا رہے ہیں۔

(۱۳۸) لم تر کالمزن سواماً بہلا    تحسبہا مرعیة وہی سدی

کیا تم نے اونٹنیوں کو ابر باراں کی طرح بے مہا چراگاہ میں چرتی ہوئی دیکھی ہیں جو بظاہر رکھوالے کے ساتھ معلوم ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(۱۳۹) تقول للاجراز لما استوسقت    بسوقہ ثقی بری وحیا

جب وہ ابر باراں بنجر زمین پر برستا ہے تو لوگ چلا اٹھتے ہیں کہ اگر برسے تو یوں برسے۔

(۴۰) فاوسع الاحداب سيبا محسبا وطبّق البطنان بالماء الروى

وہ اونچے پہاڑی علاقوں پر بھی خوب برستا ہے اور وادیوں کو جل تھل کر دیتا ہے۔

(۴۱) كأنما البيداء غب صوبه بحرٌ طما تياره ثم سجا

بارش کے ختم ہونے پر میدان ایک اتھاہ سمندر معلوم ہوتا ہے جو طوفان آنے کے بعد خاموش ہے

(۴۲) ذاك الجدا لا زال مخصوصاً به قوم هم للأرض غيث وحيا

اس فیض عام سے وہی لوگ مخصوص رہ سکتے ہیں جو روئے زمین پر دوسروں کیلئے باعث رحمت ہیں

(۴۳) لستُ اذا ما بهظتني غمرة ممن يقول بلغ السيل الزبى

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو واویلا مچا دیں اور کہیں کہ اب پانی سر سے اوپر ہو چکا۔

(۴۴) وإن ثوت تحت ضلوعي زفرة تملأُ ما بين الرجا الى الرجا

(۴۵) نهنهتها مكظومة حتى يُرى مخضوضعا منها الذي كان طغا

اگر میرے سارے جسم میں افسوس کی آہیں بھری ہوئی ہوں تو میں انہیں ضبط کرتا رہوں گا تاوقتیکہ آتشِ آہ سرد پڑ جائے۔

(۴۶) ولا اقول إن عرتني نكبة قول القنوط انقدّ في البطن السلا

اور اگر مجھے کبھی کسی کی ستم ظریفی سہنی پڑے تو مایوس ہو کر یہ نہ کہوں گا کہ بازی ہار گئے۔

(۴۷) قد مارست مني الخطوب مارسا يساور الهول إذا الهول علا

مصائب نے مجھ جیسے شخص کو تختۂ مشق بنایا جو بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔

(۴۸) لي التواء ان معادي التوى ولي استواء ان موالي استوى

اگر کوئی ہم سے ٹیڑھا ہے تو ہم بھی ٹیڑھے ہیں اور اگر کوئی ہم سے سیدھا ہے تو ہم سیدھے ہیں۔

(۴۹) طعمي شريٌ للعدو تارةً والرّاح والاري لمن ودّي ابتغى

دشمن کے لئے ہم دھتورے کے مانند کڑوے ہیں اور احباب کے لئے شہد و انگبیں ہیں

(۵۰) لدن اذا لوينت سهل معطفي الوى اذا خوشنت مرهوب الشذا

اگر میرے ساتھ تلطف اور مدارات سے کام لیا جائے تو میں نرم ہوں اور اگر میرے ساتھ سختی اور ترشی برتی جائے تو میں بھی دودھاری تلوار ہوں۔

(۱۵۱) یعتصم الحلم جنبی حبوقی — اذا ریاح الطیش طارت بالحجی

جب غیظ و غضب کا طوفان امنڈ پڑتا ہے تو علم اور متانت مجھے دونوں طرف سے تھام لیتے ہیں

(۱۵۲) لا یطبینی طمع مدنس — اذا استمال طمع او اطبی

جب کبھی حرص و طمع نے مجھے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی تو میں اس سے دور رہا۔

(۱۵۳) قد علت بی رتبا تجارب — اشفین بی منها علی سبل النھی

(۱۵۴) مجھے کئی قسم کے تجربے حاصل ہوئے جن کی وجہ سے میں نے بڑے رتبے حاصل کئے اور مجھے انہوں نے دانائی اور فرزانگی بخشی۔

(۱۵۵) ان امرؤ خیف لا فراط الاذی — لم یخش منی نزق ولا اذی

اگر کسی اور سے ایذا رسانی کا خوف ہوتو ہو مجھ سے کسی اذیت اور کم ظرفی کا احتمال نہیں ہوسکتا

(۱۵۶) من غیر ما وھن ولکنی امرؤ — اصون عرضا لم یدنسہ الطخا

اس لئے نہیں کہ میں کمزور ہوں بلکہ اس وجہ سے کہ مجھ میں کوئی ایسی معیوب بات پیدا نہ ہو جو آبرو ریزی کا باعث ہو

(۱۵۷) وصون عرض المرء ان یبذل ما — ضن بہ مما حواہ وانتضی

ہر شخص اپنی آبرو کی حفاظت اسی سے کرتا ہے جس پر وہ قادر ہے

(۱۵۸) والحمد خیر ما اتخذت عدۃ — وانفس الاذخار من بعد التقی

نیک نامی کو اپنا ساز و سامان بنانا چاہیئے کیونکہ خوف خدا کے بعد نیکنامی بہترین چیز ہے

(۱۵۹) وکل قرن ناجم فی زمن — فھو شبیہ زمن فیہ بدا

اگر کسی زمانہ میں کوئی گروہ ترقی کرتا ہے تو اس گروہ پر اپنے زمانہ کا رنگ چڑھا ہوا ہے

(۱۶۰) والناس کالنبت فمنھم رائق — غض نضیر عودہ مر الجنی

انسان کی مثال ایک ایسے پودے کی ہے جو دیکھنے میں خوشنما اور تر و تازہ نظر آتا ہے مگر اسکی ٹہنیوں پر کڑوا پھل ہوتا ہے۔

(۱۶۱) ومنه ما تقتحم العین فان ذقت جناه انساغ عذبا فی اللها

اور بعض وقت وہ انسان ایسے پودے کے مانند ہوتا ہے جو آنکھوں میں نہیں سماتا لیکن اس کا پھل اتنا لذیذ ہوتا ہے کہ زبان چاٹتے ہی رہو۔

(۱۶۲) یقوم الشارخ من زیغانه فیستوی ما انعاج منه وانحنی

ایک نوعمر کی تربیت آسان ہے کیونکہ اس کا بانکپن نکالا جا سکتا ہے۔

(۱۶۳) والشیخ إن قومته من زیغه لم یقم التثقیف منه ما التوی

لیکن عمر رسیدہ انسان کی تربیت کرنا اور اس کی کجی نکالنا غیر ممکن ہے۔

(۱۶۴) کذلک الغصن یسیرٌ عطفه لدناً شدیدٌ غمزه اذا عسا

اسی طرح نرم ڈالی جدھر چاہو موڑ لو لیکن سخت اور سوکھی ہوئی ڈالی کا موڑنا توڑنے کے مترادف ہے

(۱۶۵) من ظلم الناس تحاموا ظلمه وعز عنهم جانباه واحتمی

جس کسی نے ظلم و تشدد سے کام لیا لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس سے مرعوب رہتے ہیں

(۱۶۶) وهم لمن لان لهم جانبه اظلم من حیات انبات السفا

لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے تو وہ اسے سانپوں کے مانند ڈسنا شروع کر دیتے ہیں

(۱۶۷) عبید ذی المال وان لم یطمعوا من غمره فی جرعة تشفی الصدی

لوگ خواہ مخواہ دولتمندوں کی خوشامد کرتے ہیں گرچہ دولتمندوں سے انہیں شمہ برابر فائدہ نہیں پہنچتا۔

(۱۶۸) وهم لمن املق اعداء وان شارکهم فیما افاد وحوی

اور لوگ خواہ مخواہ غریبوں سے نفرت کرتے ہیں گرچہ غریب لوگ ان کے کاموں میں برابر کے شریک ہیں

(۱۶۹) عاجمت ایامی وما الغرّ کمن تأزّر الدهر علیه وارتدی

میں نے زمانے کو خوب پرکھا ہے۔ جس نے زمانہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہو کیسے غافل ہو سکتا ہے

(۱۷۰) لا یرفع اللبّ بلا جدّ ولا یحطّک الجهل إذا الجدّ علا

علم و عقل بغیر اقبال کچھ کام نہیں آتے اور اگر اقبال بلند ہے تو جہالت کوئی عیب نہیں ہے۔

(۱۷۱) مَن لم یعظه الدهر لم ینفعه ما راح به الواعظ یوماً او غدا

جس نے زمانہ کی سردی اور گرمی سے کچھ نہ سیکھا تو وہ واعظ کی لاکھ باتیں صبح شام سنے بے کار ہے۔

(۱۷۲) من لم تفده عبراً ایامہ کان العمی اولی بہ من الہدی

جس کو گردش لیل و نہار سے کچھ سبق نہ ملا ہو اسے گمراہی مبارک رہے

(۱۷۳) من قاس ما لم یرہ بما یری اراہ ما یدنو الیہ ما نأی

جو منطق و استدلال سے کام لیتا ہے وہ بعید کو بھی قریب پاتا ہے۔

(۱۷۴) من ملّک الحرص القیاد لم یزل یکرع فی ماءٍ من الذل صری

جس نے اپنی باگ حرص و طمع کے ہاتھوں میں دے دی وہ ہمیشہ ذلت و خواری سہے

(۱۷۵) من عارض الاطماع بالیاس رنت الیہ عین العز من حیث رنا

اور جس نے حرص و طمع کا مقابلہ کیا اور اس کو نامراد رکھا وہ عز
کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

(۱۷۶) من عطف النفس علی مکروہہا کان الغنی قرینہ حیث انتوی

اور جس نے نفس امارہ کا تن کر مقابلہ کیا اسے ہر جگہ پر گنجینۂ زر حاصل ہوا۔

(۱۷۷) من لم یقف عند انتہاء قدرہ تقاصرت عنہ فسیحات الخطا

جو اپنی قدر و منزلت نہ پہچانے اسے تیزگام ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا

(۱۷۸) من ضیّع الحزم جنی لنفسہ ندامۃ الذع من سفع الذکا

جس نے حزم و احتیاط کا دامن چھوڑا اسے ساری عمر کف افسوس ملنا پڑا

(۱۷۹) من ناط بالعجب عری اخلاقہ نیطت عری المقت الی تلک العری

جس نے خود پسندی کو اپنا کردار بنایا اس نے خود کو دوسروں
کی نظر میں مبغوض بنایا۔

(۱۸۰) من طال فوق منتہی بسطتہ اعجزہ نیل الدنا بلہ القصا

جو اپنی حیثیت سے آگے بڑھا اسے آسان چیزیں بھی
میسر نہ ہوئیں چہ جائیکہ مشکل چیزیں میسر ہوں۔

(۱۸۱) من رام ما یعجز عنہ طوقہ من العبء یوماً آض مجزول المطا

جس نے اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھایا اسے سوائے اپنی کمر توڑنے کے کچھ نہ ما

(۱۸۲) والناس الف منهم کواحد      وواحدٌ کالالف ان امرٌ عنی

اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو ہزار آدمی کچھ نہیں کر پاتے اور ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ایک آدمی ہزاروں آدمیوں پر بھاری ثابت ہوتا ہے۔

(۱۸۳) وللغنی من مالہ ما قدمت      یداہ قبل موتہ لا ما اقتنی

انسان کی کمائی ہوئی دولت کچھ کام نہیں آتی۔ وہی کام آتا ہے جس کو
وہ اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے خرچ کرتا ہے۔

(۱۸۴) وانما المرء حدیث بعدہ      فکن حدیثاً حسناً لمن وعی

اور انسانی زندگی ایک افسانہ ہے لہٰذا اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے اچھا افسانہ بنو

(۱۸۵) انی حلبت الدھر شطریہ فقد      امرّ لی حیناً واحیاناً حلا

میں نے زمانے کے دونوں پہلوؤں کو آزمایا ہے کبھی تو وہ ترش
معلوم ہوا اور کبھی شیریں۔

(۱۸۶) وعرّعن تجربۃ نابی فقل      فی بازلٍ رامَ الخطوبَ وامتطی

تجربات میرے شاہد ہیں اور مصائب و آلام کا سامنا کرتے ہوئے میں
بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اب تجھے حق ہے جو کچھ کہنا ہو کہہ۔

(۱۸۷) والناس للموت خلاً یلسهم      وقلّ ما یبقی علی اللّس الخلا

انسان موت کی خوراک ہے۔ موت اسے کھائے بغیر نہیں رہے
گی پھر کیسے ممکن ہے کہ وہ موت کے چنگل سے بچے۔

(۱۸۸) عجبت من مستیقن ان الرّدی      اذا اتاہ لا یداوی بالرقی

(۱۸۹) وھو من الغفلۃ فی اھویۃ      کخابطٍ بین ظلام وعشا

مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ اسے یقین ہے کہ موت کسی جادو
منتر سے نہیں ٹالی جا سکتی پھر بھی وہ غافل رہتا ہے اور اس شخص کے
مانند ہاتھ پاؤں مارتا ہے جو ایک تاریک کنویں میں ہو۔

(۱۹۰) نحن ولا کفران للہ کما قد قیل للسارب أخلی فارتقی
ہم. نعوذ باللہ اس چوپائے کے مانند ہیں جو چراگاہ میں چرتا رہتا ہے۔

(۱۹۱) اذا احس بنأۃ ریع وإن تطامنت عنہ تمادی ولھا
اور اگر کوئی آواز سن پاتا ہے تو خوف زدہ ہو جاتا ہے اور جوں ہی وہ آواز ختم ہوتی ہے پھر چرنے لگ جاتا ہے اور سب کچھ بھول جاتا ہے۔

(۱۹۲) کثلۃ ریعت للیث فانزوت حتی اذا غاب اطمأنت أن مضی
مثل اس ریوڑ کے جو شیر سے خوف زدہ ہو کر ایک طرف ہو جاتا ہے لیکن جیسے شیر آنکھوں سے دور ہوا اسے اطمینان ہو جاتا ہے کہ آفت ٹل گئی۔

(۱۹۳) فنهال للامر الذی یروعنا ونرتعی فی غفلۃ اذا انقضی
ہم پر بھی کبھی کبھی خوف طاری ہوتا ہے اور جب خوف نہیں رہتا تو ہم کھانے پینے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔

(۱۹۴) ان الشقاء بالشقي مولع لا یملک الرد لہ اذا اتی
بلاشک بدبخت انسان بدبختی میں الجھا رہتا ہے اور اسے کسی صورت میں نجات نہیں ملتی۔

(۱۹۵) واللوم للحر مقیم رادع والعبد لا یردعہ الا العصا
شریف آدمی کے لئے ایک ڈانٹ ہی کافی ہے۔ لیکن لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے۔

(۱۹۶) وآفۃ العقل الهوی فمن علا علی هواہ عقلہ فقد نجا
خواہشات نفسانی عقل کی دشمن ہیں۔ جس کسی نے عقل سے خواہشات کو مغلوب کر لیا تو اس کا کیا کہ

(۱۹۷) کم من اخ مسخوطۃ اخلاقہ اصفیتہ الود لخلق مرتضی
کئی لوگ ہیں جن کے اطوار ناپسندیدہ ہیں لیکن ہمارا ان کا کسی خاص بات کی وجہ سے شیدا ہو گیا

(۱۹۸) اذا بلوت السیف محمودا فلا تذممہ یوما أن تراہ قد نبا
قاعدہ ہے کہ اگر آزمائی ہوئی تلوار کا وار خالی بھی جائے تو برا نہیں کہتے۔

(۱۹۹) والطرف یحتاز المدی ودبما　　عن لمعداہ عثار فنکبا

اچھے گھوڑے اکثر بازی لے جاتے ہیں لیکن کبھی کبھار انہیں ٹھوکر لگتی ہے اور وہ منہ کے بل گر پڑتے ہیں۔

(۲۰۰) من لک بالمھذب الندب الذی　　لا یجد العیب الیہ مختطی

ایک نستعلیق اطوار صاف حمیدہ والا انسان کہاں مل سکتا ہے جو بالکل بے عیب ہو۔

(۲۰۱) اذا تصفحت امور الناس لم　　تلف امرءًا حاز الکمال فاکتفی

جتنا چاہو ڈھونڈو۔ تمہیں ایسا شخص ملنا ناممکن ہے جو باکمال ہو اور اس میں کوئی نقص نہ ہو۔

(۲۰۲) عوّل علی الصبر الجمیل انّہ　　امنع ما لاذ بہ اولوا الحجا

سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ عقلمندوں کیلئے صبر ہی بہترین آسرا ہے

(۲۰۳) وعلّق النفس علی سبیل الاسیٰ　　اذا استفز القلب تبریح الجوی

جب کبھی پراگندگی خاطر سے انسان دوچار ہو تو اسے چاہیئے کہ صبر کا دامن تھامے

(۲۰۴) والدھر یکبو بالفتی وتارۃ　　ینھضہ من عثرۃ اذا کبا

ہوتا آیا ہے کہ بھلے چنگے انسان چلتے چلتے گر پڑتے ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گرا پڑا انسان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

(۲۰۵) لا تعجبن من ھالک کیف ھوی　　بل فاعجبن من سالم کیف نجا

کسی خانماں برباد کی بربادی پر تعجب نہ کرو بلکہ تعجب اس بات پر کرو کہ کوئی کیسے دامن بچا کر نکل گیا۔

(۲۰۶) انّ نجوم المجد امست افّلا　　وظلّم القالص اضحی قد ازوی

وہ بزرگ کہاں ہیں جو مثل انجم تاباں تھے اب تو ہم ان کے سایہ کو بھی ترستے ہیں

(۲۰۷) الا بقایا من اناس بھم　　الی سبیل المکرمات یقتدی

اب بھی چند ہستیاں موجود ہیں جنہیں دیکھ کر امنگیں بڑھتی ہیں اور ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

(۲۰۸) اذا الاحادیث انتفت اخبارہم کانت کنشر المرعنی غاداہ الندی
جب کبھی ان کا ذکر کسی محفل میں ہوتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک
(۲۰۹) پھول کی کیاری ہے جس پر صبح کے وقت اوس پڑی ہے۔
لا یسمع السامع فی مجلسہم ھجواً اذا جالسہم ولا خنا
ان کی محفل میں بیہودہ گوئی اور فحش کلامی کا گذر ہی نہیں۔
(۲۱۰) ما انعم العیشۃ لو ان الفتی یقبل منہ الموت اسناء الرشا
زندگی کتنی پر لطف ہو اگر موت رشوت لیکر ایک بھلے چنگے انسان کو چھوڑ دے
(۲۱۱) او لو تخلی بالشباب عمرہ لم یستلبہ الشیب ھاتیک الحلی
یا اسے شباب جاودانی نصیب ہو جو بڑھاپے کی شکل ہی نہ دیکھنے پائے
(۲۱۲) ھیہات مھما یستعر مسترجع وفی خطوب الدھر للناس اسی
افسوس ادھار لی ہوئی چیز لوٹانی پڑتی ہے۔ یہ وہ سبق ہے جو بیر نگی
روزگار دیتا ہے۔
(۲۱۳) مفتیۃ سامرھم طیف الکری فسامروا النوم وھم غید الطلی
کئی لوگ ہیں جو خیالی منصوبے بناتے ہیں اور خواب خرگوش میں
(۲۱۴) گردن ٹیڑھی کئے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔
واللیل ملق بالموامی برکہ والعیس ینبشن افاحیص القطا
زمانہ انہیں ایسے وحشت ناک بیابان میں لے جاکر پھینک
دیتا ہے اور کاروان زندگی اپنا کام کرتا رہتا ہے (اونٹ
بھٹ تیتر کے گھونسلوں کو بد حال بنا دیتے ہیں)
(۲۱۵) بحیث لا تھتدی لسمع نبأۃ الا تیتم الیوم او صوت الصدی
جہاں اس کے کانوں میں سوائے نر یا مادہ الو کی آواز کے کوئی دوسری آواز نہیں آتی
(۲۱۶) شایعتہم علی السری حتی اذا مالت اداۃ الرحل بالجبس الذکی
میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور دیکھتا رہا کہ بعض احمق نیند

ہیں ایک طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان کے کجاوے آڑے ترچھے ہو رہے ہیں۔

(۲۱۷) قلت لهم ان الهوينا غبها   وهون فجدوا واتجدوا واغتبا السرى

تب مجھے کہنا پڑا کہ آرام کی نیند فطری طور پر کمزوری پیدا کرتی ہے۔ جلدی چلو صبح ہوتے ہی اسکے فوائد معلوم ہو جائیں گے۔

(۲۱۸) وموحش الاقطار طام رماؤه   مدعثر الاعضاد مهزوم الجبا

ہم کو کئی کنویں ملے جن کی دیواروں کے پتھر گر پڑے تھے اور جس کا چھوٹا حوض شکستہ اور ریختہ ہو رہا تھا ان کنووں کے پانی کی سطح اونچی ہو گئی تھی۔

(۲۱۹) كأنما الريش على ارجائه   زرق نصال ارهفت لمنتحى

اور پرندوں کے بال و پر اس پر پڑے ہوئے تھے اور ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا تیز دھاری والے تیر ہیں جو کسی لوہار نے پانی میں ڈال رکھے ہیں۔

(۲۲۰) ووردته والذئب يعوي حوله   مستك سمع الاسمع من طول الطوى

ہم ان کنووں پر آئے اور ہم نے دیکھا کہ ان کے پاس بھیڑیے چلا رہے ہیں اور بھوک کے مارے کچھ نہیں سن پاتے۔

(۲۲۱) ومنتج ام ابيه امه   لم يتخون جسمه مس الضوى

(۲۲۲) أفرشته بنت اخيه فانثنت   عن ولد يورى به ويشتوى

اور کئی ٹہنیوں کو جن کی ماں اور دادی (یعنی زمین جس میں اگ رہی تھی ایک ہی تھی اور جو باوجود لاغری کام دے سکتی تھی۔ ہم نے اس کی بھتیجی یعنی دوسری شاخ سے نکلی ہوئی ٹہنی) کے ساتھ لٹایا۔ چنانچہ ایک بچہ پیدا ہوا (یعنی ایک ٹہنی کو دوسری ٹہنی سے ٹکرا کر چنگاری پیدا کی) اور آگ جلا کر گوشت بھونا

(۲۲۳) ومرقب مخلولق ارجاؤه   متصعب المسلك وعر المرتقى

(۲۲۴) والشخص في الآل يرى للناظر   يرمقه حينا وحينا لا يرى

(۲۲۵) اوفيت والشمس تمج ريقها   والظل من تحت الحذاء محتذى

اور ہم ایسی بلند جگہ سے جہاں جانا یا چڑھنا مشکل تھا ایسے وقت میں گذرے

جب کہ سراب میں کوئی چیز وقتاً فوقتاً نظر آتی اور سورج بھی نہایت آب و تاب سے سمت الراس پر چمک رہا تھا۔

(۲۲۶) وطارق یوئنس الذئب اذا — تعتو الذئب عشاء والضوی

(۲۲۷) اوی الی ناری وھی مالف — یدعو العفاة ضوءھا الی القری

کئی مسافروں نے جن کا کوئی ہمدم نہیں سوائے ان بھیڑیوں کے جو رات ہوتے ہی چلانا شروع کرتے ہیں آگ کو دیکھ کر میرے پاس آئے۔ بے شک آگ کی روشنی ہی محتاج لوگوں کو صلائے عام دیتی ہے کہ آؤ اور کھانا کھاؤ۔

(۲۲۸) للہ طیف خیال زائر — تزفہ للقلب احلام الکری

(۲۲۹) یجوب اجواز الفلا مختفر ا — ھول وجی اللیل اذا اللیل انبری

(۲۳۰) سائلہ ان افصح عن انبائہ — انی تسدی اللیل ام انی اھتدی

عجیب عجیب خیالات ہیں جو خواب بن کر انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور گھٹا ٹوپ اندھیری رات میں لق ودق میدانوں میں سفر کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اگر یہ خیالات اپنی زبان حال سے بتا سکیں تو ان سے پوچھو کہ رات کیسے گذری اور کہاں گذری

اوکان یدری قبلھا فارس — وماموا سیھا القفار والقری

اور یہ بھی پوچھو کہ کیا انہیں معلوم تھا کہ فارس کا علاقہ کہاں ہے اور اس میں کیسے کیسے بے آب وگیاہ میدان ہیں اور کیسی کیسی بستیاں ہیں۔